رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

الحمد للہ

قل ان الفضل بید الله یؤتیه من یشاء والله واسع علیم ○

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دین کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی کو ظاہر کر دیگا (الہام مسیح موعود)

# الفضل

چندہ غیر ممالک سے سات روپے

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا (الہام مسیح موعود)



## فہرست مضامین



جلد ۶ | پنجم مارچ ۱۹۱۹ء | شنبہ | ۲۷ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۷ھ | نمبر ۶۶

## مدینۃ المسیح

احباب کو معلوم ہے کہ اس دفعہ جلسہ کی انتظامی کمیٹی کے سکرٹری جناب مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب ہیں آپ انتظامی امور کے سرانجام دینے میں شب و روز کوشاں ہیں بیرونجات کے احباب اپنے اپنے مقامات سے مولانا کا ہاتھ اشیاء مطلوبہ کی فراہمی کے ذریعہ بٹا سکتے ہیں۔

مولانا موصوف مسجد اقصیٰ میں باقاعدہ صبح کے وقت قرآن کریم کا اور جناب مولانا قاضی سید امیر حسین صاحب مسجد مبارک میں بعد نماز عصر بلاناغہ بخاری شریف کا درس دیتے ہیں۔

## شرائط بیعت سلسلہ احمدیہ

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روز اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا بہر حالت راضی بقضا ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں تیار رہیگا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرے گا۔ ششم یہ کہ اتباع

رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور
قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا
اور قال اللہ و قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں
دستورالعمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی
چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور
حلیمی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور
دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور
اپنے مال اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز
سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ
کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا۔ اور جہانتک
بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں
سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس
عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار اطاعت
در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا
اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ
اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام
خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

## حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا پبلک لیکچر لاہور میں

جیسا کہ پہلے اطلاع شائع ہو چکی ہے۔ ۲۳۔ فروری
سنہ ۱۹ء کو بریڈلا ہال لاہور میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی
ایدہ اللہ تعالیٰ کا پبلک لیکچر "اسلام اور تعلقات بین الاقوام"
پر ہوا۔ عین پورے وقت پر یعنی ۳ بجے حضور ہال میں
داخل ہوئے۔ اور حاضرین نے اکثر حصہ جن میں غیر احمدی
اور ہندو بھی شامل تھے کھڑے ہو کر استقبال کیا
لیکچر شروع ہونے سے قبل جناب چودھری ظفر اللہ خاں
صاحب بی۔ اے بیرسٹر ایٹ لاء نے کھڑے
ہو کر فرمایا کہ چونکہ لیکچر کا مقررہ وقت ہو چکا ہے اسلئے
کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ اور لیکچر سے پہلے جناب
حافظ روشن علی صاحب قرآن کریم پڑھیں گے۔ ان کے
بعد حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب تقریر فرمائینگے
ممکن ہے آپ کی آواز پہلے سب تک نہ پہنچ سکے
مگر جلدی ہی پہنچنے لگ جائیگی۔ امید ہے آپ لوگ
صبر سے بیٹھے رہیں گے۔ اور توجہ سے تقریر سنیں گے
اور اپنی اس میں آواز نہ پہنچنے پر اونچی آواز کی درخواست
نہیں کریں گے۔

اس کے بعد جناب حافظ صاحب نے سورہ
بنی اسرائیل کی ابتدائی آیات کی تلاوت کی۔ اور پھر حضرت
خلیفۃ المسیح ثانی نے ان الفاظ سے تقریر شروع فرمائی
کہ "اے برادران ہند میں آج آپ لوگوں کے سامنے
اسلامی نقطہ خیال سے ہندوستان کے مختلف مذاہب
اور مختلف اقوام میں صلح اور امن قائم کرنے کی تدابیر
کے متعلق کچھ بیان کرونگا۔ اور چونکہ میں ان لوگوں
میں شامل ہوں۔ جو کہ یقین کے ساتھ اس بات کو
تسلیم کرتے ہیں کہ اگر کوئی چیز ہمیں دنیا میں کامیاب
بنا سکتی ہے تو وہ مذہب ہے۔ اس لئے ہندوستان
کی ترقی کے لئے جن باتوں کا مہیا ہونا ضروری ہے
اگر میں ان کی طرف نظر دوڑاؤنگا۔ تو اول قرآن کریم کی
طرف جو خدا تعالیٰ کا کلام ہے۔ اور پھر رسول کریم کے
عمل اور کلام پر"

اس تمہید کے بعد حضور نے اہل ہند کی موجودہ
بے چینی اور بے اطمینانی کا ذکر کرتے ہوئے اول
اسلام کی اس تعلیم کو پیش کیا۔ جو عام لوگوں کے
متعلق مسلمانوں کو دی گئی ہیں۔ اور جس پر عمل کرنا
ہر ایک مسلمان کا فرض ہے۔ پھر ان نقائص کو
بیان کرتے ہوئے جو آج کل آپس میں صلح اور
اور اتفاق کرانے والے لوگوں میں پائے جاتے
ہیں۔ قرآن کریم اور احادیث سے ہمیں ایسے طریق
بیان فرمائے جن پر اگر تمام لوگ عمل کرنا شروع
کر دیں۔ تو باوجود اس کے کہ وہ مختلف مذاہب
اور مختلف اقوام کے ہیں۔ ان میں نہایت پائدار
اور مستقل صلح اور اتفاق قائم ہو سکتا ہے۔
یہ تقریر قلم بند کر لی گئی ہے۔ اور انشاء اللہ مفصل
طور پر جلد شائع کرنے کی کوشش کی جائیگی۔
حاضرین کی تعداد نہایت معقول تھی۔
جنہوں نے نہایت توجہ اور غور سے شروع سے لیکر
اخیر تک تقریر کو سنا آخری وقت میں کچھ لوگ
نماز عصر کی وجہ سے چلے گئے۔ لیکن پھر بھی اخیر وقت
تک حاضرین کی بہت بڑی تعداد موجود تھی۔ تقریر
پورے تین گھنٹہ ہوئی۔ اور چھ بجے شام نہایت
کامیابی کے ساتھ ختم ہوئی۔

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ جلسہ کیا بلحاظ
حاضری کیا بلحاظ انتظام اور کیا بلحاظ تقریر ہر طرح
کامیاب رہا۔

(دوسرا خط) آج یا زیادہ سے زیادہ کل، حضرت اقدس
یہاں سے روانہ ہو جاتے۔ جیسا کہ حضرت صاحبزادہ
بشیر احمد صاحب کو آگے انتظام کرنے کے لئے لکھ بھی
دیا گیا تھا۔ لیکن کل رات کو اسلامیہ کالج کے ایک
پروفیسر صاحب کی استدعا پر حضرت اقدس نے مارٹن
ہسٹاریکل سوسائٹی میں ۲۶۔ تاریخ بعد مغرب "اسلامی
خلفاء کے زمانہ میں فتنے" پر لیکچر دینا منظور فرمالیا
ہے۔ اس لئے کل بھی قیام ہوگا اور پرسوں انشاء اللہ
روانگی ہوگی۔

خاکسار غلام نبی از لاہور ۲۵ فروری سنہ ۱۹۱۹ء

## اخبار احمدیہ

**مولوی عبد الصمد صاحب مبلغ** نے یکم فروری سے ۱۵ فروری تک
مختلف مقامات پر تبلیغی تقریریں کیں۔ آپ نے کئی
روز تک انبالہ میں قیام کیا۔ اور اس کے بعد پانی پت
میں وعظ کئے۔ اللہ تعالیٰ نیک نتائج پیدا کرے۔

**نماز جنازہ** برادر عبد الرحمن صاحب پلٹن نمبر ۱۹
پنجابی منٹگمری سے لکھتے ہیں کہ برادر فتح محمد
صاحب جو پلٹن میں احمدی ہوئے تھے۔ اور ایک مخلص
اور پر جوش احمدی تھے وہ ۱۶۔ جنوری کو سیستان فیلڈ
فورس میں فوت ہو گئے اور مسماۃ مریم دختر میاں شعبان
سیدوالہ فوت ہو گئی انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب
نماز جنازہ غائب پڑھیں۔

**احباب ضلع سیالکوٹ توجہ کریں** مولوی محمد ابراہیم
صاحب یکم مارچ سنہ ۱۹۱۹ء سے مضافات ضلع سیالکوٹ میں دورہ کریں گے۔ قرب وجوار کے احمدی دوست ان کے وعظ و لیکچر سے مستفید ہونے کی کوشش کریں۔ محمد عبد اللہ خاں نائب ناظر تالیف و اشاعت قادیان۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دارالامان یکم مارچ ۱۹۱۹ء

# کیا عرب نے کلمۂ توحید خوشی سے سُنا اور قبول کیا تھا

بت پرستی کے مرکز اور بتوں کی زمین عرب میں آدم توحید سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے مبعوث ہو کر جو موحدانہ وعظ فرمائے۔ وہ کوئی نغمۂ سرود نہ تھے۔ کہ آپ کے مخاطبوں نے جونہی آپکے مقدس لبوں سے آوازۂ توحید سنا تو فوراً خوشی میں بھر کر ادھر دوڑے۔ اور خدائے یگانہ کے حضور میں جھک گئے۔ نہیں۔ بلکہ ان بت پرستوں ان غفلت کے لحافوں میں سونے والوں۔ ان ہر روز نئے خدا کے عبادت گذاروں کے لئے کلمۂ توحید ایک صاعقہ ذوالجلال تھا جس نے عرب میں ایک زلزلہ ڈالدیا۔ ایک طوفان مچادیا۔ ایک سرے سے دوسرے سرے تک آگ لگادی۔ بتوں کے پجاری اور تین سو تینتیس خداؤں کے بندے جو ہر وقت آپس میں ہی دست و گریبان رہتے تھے الکفر ملۃ واحدۃ کے مصداق ہو کر اس مجدد اعظم کے خلاف اپنی خون آشام تلواروں کو بے نیام کرکے اپنے گھروں سے اپنے خداؤں کی مدد کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔ اور انھوں نے چاہا کہ اس ایک خدا کی طرف دعوت دینے والے۔ اور غیر مرئی اور غیر مشہود معبود کے عبد کو کچل ڈالیں۔ پیس ڈالیں۔ فنا کردیں۔ اور صفحۂ ہستی سے نابود کردیں۔ تاریخ گواہ ہے۔ اپنوں کے بیان ہی نہیں غیروں کی تصدیقات موجود ہیں۔ اور وہ مجبوراً اس امر پر متفق اللفظ ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" منوانے کے لئے ایک قیامت کا مقابلہ کرنا۔ ایک حشر میں سے گزرنا پڑا تھا۔

یہ واقعہ ہے۔ اس کی تردید نہیں ہوسکتی۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بعثت سے قبل اپنی قوم میں نہایت عزت و حرمت اور عقیدت کی نظروں سے دیکھے جاتے تھے۔ آپ کا تقویٰ آپ کی راستبازی۔ آپ کی صداقت شعاری اور امانت و دیانت اس قدر ضرب المثل تھی کہ آپ کی قوم آپ کو الامین کے نام سے موسوم کرتی تھی۔ وہ سب سے پہلا وعظ جو آپ نے عمائد مکہ کو جمع کرکے فرمایا یہی تھا۔ کہ اگر میں تم کو کہوں کہ پہاڑ کے ایک طرف ایک لشکر عظیم جمع ہے۔ جو تم پر چڑھ کر آیا ہے۔ تو کیا تم اس کو باور کروگے۔ سب نے متفق اللفظ ہو کر عرض کیا کہ بیشک یقین کریں گے کیونکہ تم امین و راستباز ہو۔ اور ہم نے کبھی تم کو جھوٹ بولتے نہیں پایا۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ اچھا میں تم کو آنے والے عذاب سے ڈراتا ہوں۔ اور بتاتا ہوں کہ تم جن بتوں کی پرستش کرتے ہو یہ ہیچ محض ہیں۔ پرستش و بندگی کے قابل اپنے ہاتھوں کے تراشے ہوئے سنگین مجسمے نہیں ہیں۔ بلکہ اصل عبادت کے لائق۔ وہ ازلی و ابدی خدا ہے جو مخلوق نہیں خالق ہے۔ جب آپ وعظ فرما چکے تو نادان قوم غصہ میں بھر گئی۔ اور سردار قوم ابوجہل نے کہا تبا لک سائر الیوم لھذا دعوتنا۔ ہلاکت ہو تیرے لئے کیا اسی لئے تونے ہمیں بلایا تھا۔ اس جگہ سے لوگ اپنے اپنے گھروں کو واپس چلے گئے۔ مگر شب و روز آپ کو تکلیف دینے میں مصروف ہوگئے۔ بازاروں میں آپ امن سے نہ چل سکتے تھے۔ اپنے گھر میں آرام سے نہ رہ سکتے تھے۔ کعبہ میں عبادات ادا نہیں کرسکتے تھے۔ جب حضور مکہ والوں کے جور و بیداد سے تنگ آکر طائف میں تشریف لے گئے کہ شاید ان لوگوں میں کچھ شرافت و انسانیت ہو۔ اور وہ میرے حق و حکمت سے بھرے ہوئے وعظ سے متاثر ہوں تو ان طائفیوں نے مکہ والوں سے زیادہ درندگی کا ثبوت دیا اور آپ کے پیچھے کئی اشرار طائف لگا دیئے۔ کہ وہ آپ پر پتھر چلاتے۔ شور مچاتے۔ تالیاں بجاتے۔ دوڑے چلے آتے تھے اور آپ ان کے حملوں سے بچنے کے لئے ان سے آگے آگے دوڑتے ہوئے مکہ کی طرف واپس آرہے تھے۔ ان ظالموں نے تین میل تک اسی طرح آپ کا تعاقب کیا اور آپ کی ٹانگیں نوکیلے پتھروں کی ضربوں سے چھلنی ہوگئیں اور اس کی ایسی کوفت اور تکلیف ہوئی کہ آپ فرماتے ہیں۔ کہ تین میل تک مجھکو ہوش نہ تھا کہ میں کیا کررہا ہوں۔ اور کدھر جاتا ہوں۔ پھر یہ تکالیف آپکی ذات تک ہی محدود نہ تھیں۔ بلکہ ناحق شناس قوم نے ان لوگوں پر بھی دست تعدی دراز کیا۔ جو آپ کے مواعظ حسنہ سے متاثر ہو کر دین حق قبول کرتے۔ اور شرک کی نجاست سے پاک ہو کر کلمہ توحید پڑھتے تھے۔ اور دولت ایمان پاتے تھے۔ ان تمام شدائد اور تکالیف کی شرح کرنا ایک لمبا قصہ ہے لیکن اتنا ضرور کہونگا۔ کہ وہ مسلمان جو کفار کے عبد مملوک تھے۔ ان پر ہر نوع کی تعزیر کو روا رکھا جاتا تھا۔ ان کو عروج آفتاب کے وقت جلتی ہوئی ریت پر ننگے کرکے لٹایا جاتا تھا۔ اور تمازت آفتاب سے آگ بنے ہوئے پتھر ان کے سینوں پر رکھے جاتے تھے عورتوں کو شرمناک عذاب دے دے کر مارا جاتا تھا۔ ننگے جسموں پر کوڑے پڑتے تھے اور کلمہ پڑھنے والوں کو قتل کرنا موجب ثواب خیال کیا جاتا تھا۔ اور اس تمام مخالفت کا باعث صرف یہی تھا۔ کہ ان کو ایک خدا کی طرف

بلایا جاتا تھا۔

الغرض مسلمانوں کو بدو اسلام میں جو جو قربانیاں دینا پڑی ہیں۔ وہ بہت بڑی قربانیاں تھیں۔ جو جو تکالیف برداشت کرنا پڑی ہیں۔ وہ بہت بڑی تکلیفیں تھیں۔ عرب کے لوگوں نے رسول کریم کے تریباً آخری وقت تک کوشش کی کہ کسی طرح ان کو کلمۂ توحید نہ پڑھنا پڑے۔ اور ان کے بتوں کی خدائی کو قائم رہنے دیا جائے اس مقصد کے حصول کے لئے عرب کی زمین پر فوجیں جمع ہوتی تھیں۔ تلواریں بے نیام کی جاتی تھیں۔ نیزے میدانوں میں چمکائے۔ اور گھوڑے دوڑائے جاتے تھے۔ عرب کے چپہ چپہ پر جنگ ہوئی ذرہ ذرہ پر خون کے قطرے گرے کہ جس طرح بھی ہو سکے کلمۃ الکفر کو کلمۃ اللہ پر غالب کیا جائے۔ یہ واقعات ہیں۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو توحید سنانے میں پیش آئے۔ پس ان واقعات اور حالات کی موجودگی میں "لفٹنٹ کرنل بھولا ناتھ صاحب۔ ایم۔ ایس۔ سی۔ آئی" کا یہ بیان ہرگز واقعات کی رو سے درست تسلیم نہیں کیا جا سکتا کہ

"صحرائے عرب کے اندر جب اسلام شروع میں پھیلا تو اسے قبول کرنے میں انھیں (عرب والوں) کو کوئی دقت معلوم نہ دی۔ "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کے کہنے اور نماز پڑھنے میں ان کا کچھ حرج نہ ہوتا تھا۔ بیت الحرام ان کے قریب تھا۔ جہاں پر تجارت اور لین دین کے لئے ان کو سال میں کم از کم دو بار جانا پڑتا تھا۔ بلکہ غزوات یعنی بدر الکبریٰ اور اس کے بعد یرموک اور قادسیہ کی لڑائیوں میں جب لوٹ بٹنے لگی۔ اور ان کو مال ملنے لگے۔ تو اونٹ ہانکنے اور بھیڑ چرانے کی بہ نسبت مجاہد اور محارب بننا ان کو زیادہ سودمند نظر آیا۔

(انسٹیٹیوٹ گزٹ ۵ فروری)

یہ غلط ہے۔ کہ عرب والوں کو لا الٰہ الا اللہ قبول کرنے میں کوئی دقت نہیں ہوئی۔ دقت ہوئی اور ایسی ہوئی کہ سر تنوں سے جدا ہو گئے۔ گھربار دولت وحشمت چھوڑ دینی پڑی۔ اعزہ واقارب بیگانے۔ اور دوست دشمن ہو گئے۔ جو شخص اس کلمہ کو پڑھتا تھا۔ ساری قوم کو اپنا دشمن پاتا تھا۔ اور دوست چند نظر آتے تھے جو ظاہری نظر میں نہایت کمزور تھے۔ اور یہ بھی صحیح نہیں۔ کہ انھوں نے نماز کو آسانی سے قبول کر لیا تھا۔ بلکہ واقعہ یہ ہے۔ کہ وہ نماز کو اپنے لئے ایک عذاب سمجھتے تھے۔ کیونکہ جن پانچ اوقات میں نماز مقرر کی گئی ہے۔ وہ اوقات ان کے میخانہ آباد کرنے کے اوقات تھے۔ نماز کا ان کو ان کے مرغوب ومحبوب شغل سے جدا کر کے پابند بنایا گیا تھا۔ غرض یہی کیفیت دیگر مسائل کی ہے۔

اور یہ بھی خیال صحیح نہیں کہ بدر الکبریٰ میں چونکہ ان کو لوٹ کا مال ملا۔ اس لئے انھوں نے بھیڑ چرانے کو چھوڑ کر مجاہد بننا پسند کیا۔ اول تو بدر الکبریٰ۔ یرموک اور قادسیہ کی جنگیں اسلام کے ابتدائی واقعات میں سے نہیں۔ بدر کا واقعہ تو ہجرت کے بعد ہوا۔ اور قادسیہ اور یرموک کی جنگیں بعد وفات سرور کائنات ہوئیں۔ اس لئے ان جنگوں کو اس امر کی دلیل میں پیش کرنا۔ کہ لوگوں نے آسانی سے مذہب اسلام کو قبول کر لیا غلط ہے کیونکہ بدر کی جنگ جب وقوع میں آئی تو اس وقت مسلمانوں کی تعداد ۳۱۳ نفوس تھی جو میدان جنگ میں گئے تھے۔ یہ سچ ہے۔ کہ وہ یوم الفرقان تھا۔ اور اس دن کفر کی کمر ٹوٹ گئی تھی۔ مگر وہ ایسا واقعہ نہ تھا کہ کفار عرب نے اس سے متاثر ہو کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اپنے ہتھیار ڈال دیئے ہوں اور لوگوں نے عام طور پر محسوس کر لیا ہو کہ دولتمند ہونے کے لئے مسلمانوں کے ساتھ شامل ہو جانا ہی۔ لابدی ہے۔ بلکہ عرب کی تلوار مسلمانوں کو نیست ونابود کرنے کے لئے بدر الکبریٰ کے بعد بھی متعدد میدانوں میں چمکتی ہوئی نظر آئی ہے۔ اور بدری جمعیت سے زیادہ جمعیت کے ساتھ عرب قبائل مسلمانوں کے مقابلہ میں میدان جنگ میں نکلتے رہے ہیں۔ پس اس وقت مسلمانوں کی ہستی فوجی طاقت کے لحاظ سے کچھ بھی تسلیم نہیں کی جاتی تھی۔ کہ لوگ ان کی فوجی اہمیت سے مرعوب ہو کر حلقہ بگوش اسلام ہوتے۔ اس وقت میں عرب کے لوگوں کو مسلمانوں کے ساتھ مل کر غنائم حاصل کرنے کی توقع کیسے مسلمان بنا سکتی تھی۔ جبکہ ظاہری نظر میں مسلمانوں کے مال وجان۔ عزت وآبرو خود معرض خطر میں تھے۔

بدر الکبریٰ کے بعد جن دو جنگوں کا نام لیا گیا ہے وہ آنحضرت کے وصال کے بعد ہوئی ہیں۔ اور وہ وقت ایسا تھا کہ اس وقت قریباً تمام کا تمام عرب کفر سے پاک ہو چکا تھا۔ اور مسلمان عرب سے فارغ ہو کر بیرونی دشمنوں اور حاسدوں کے قلع قمع میں مصروف تھے۔ اور ان جنگوں کے وقوع کے قبل آنحضرت کی وفات کے متصل بعد عرب کے لوگوں کا واقعہ ارتداد ہوا تھا۔ اور اس ارتداد کے فتنہ کو نیست ونابود کرنے کے بعد اسلامی جیوش نے یرموک اور قادسیہ کے میدان مارے تھے۔

پس ان جنگوں میں کامیابی اور ان سے حاصل ہونے والے غنائم کا نتیجہ عرب کے مسلمان ہونے کو بتانا صریحاً غلط ہے۔

عرب کی معزز گردن محض اسلامی تلوار کے زور سے خم نہیں ہوئی۔ بلکہ ایک اور چیز تھی جس نے اہالئے عرب کے قلوب کو چیر کر بتوں کی تعظیم کو ان سے باہر نکال ڈالا تھا۔ اور ان میں توحید کے بادۂ عرفان کو بھر دیا تھا۔

مجھ کو رہ رہ کر حیرت آتی ہے۔ کہ یہ کس طرح کہہ دیا گیا۔ کہ عرب نے لا الٰہ الا اللہ کو بغیر کسی دقت کے قبول کر لیا تھا۔ جب تاریخ کے صفحات اب تک پکار پکار کر

نوٹ: قرآن مجید شہادت دیتا ہے کتب علیکم القتال۔ (الخ) کہ صحابہ کرام جنگ میں نہیں جانے تھے اور بوجہ امن پسندی کے لڑائی سے رکتے تھے لیکن کفار کے جور وستم جب حد سے گزر گئے۔ تو ان کو حفاظت خود اختیاری اور مدافعت کے لئے تلوار اٹھانا پڑی۔ یہ سچ ہے کہ پھر دنیا میں طاقت نہیں تھی کہ ان کی تلوار کے سامنے ٹھہرتی۔ **فقیر شہاب احمدی**

تبار ہے ہیں۔ کہ عرب نے ہر امکانی کوشش کلمۂ توحید کے مٹانے اور اسکو قبول نہ کرنے کے لئے کی۔ لیکن ان کی جب تمام تدابیر الٹی پڑگئیں اور ان کے جگر نکال کر خدا نے مسلمانوں کے ہاتھ میں دیدیئے تب وہ تھک کر اور مایوس ہوکر اور اپنے مصنوعی خداؤں کی ناتوانائی ملاحظہ کرکے ان سے بیزار ہوگئے۔ اور خدائے واحد کے آگے سر بسجدہ ہو کر سچے دل سے پکار اٹھے۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

## بمبئی میں تبلیغ

(سلسلہ کیلئے دیکھو الفضل مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۱۹ء)

خیر آپ کی طاقت تو معلوم ہوگئی اب آیئے آپ کو ایک علمی معجزہ بھی حضرت مرزا صاحب کا دکھلاتے ہیں حضرت مرزا صاحب نے یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زندہ نبی اور قرآن کے زندہ کتاب اور ہمارے منجانب اللہ ہونیکا ایک یہ بھی زبردست ثبوت ہے کہ ہماری کتاب اعجاز المسیح وغیرہ کی مثل کوئی نہیں بنا سکتا۔ اگرچہ ساری دنیا کے علماء و فضلاء اکٹھے ہوجائیں۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں۔ اس علمی معجزہ کو باطل کرنے کے لئے آجتک کوئی نہیں اٹھا۔ اور کسی نے کتاب کی مثل نہیں بنائی۔ حالانکہ حضرت مرزا صاحب کی مخالفت میں اس قدر ٹریکٹ اور رسالے اور کتابیں لکھی گئی ہیں۔ کہ اگر ان سب کو جمع کیا جائے تو ایک چھوٹی سی پہاڑی بن سکتی ہے۔ لیکن ان میں اعجاز المسیح۔ اعجاز احمدی۔ کرامات الصادقین وغیرہ کے بالمثل کوئی کتاب نہیں ملیگی۔

عامل صاحب کہنے لگے۔ کہ یہ بھی کوئی معجزہ نہیں ہے۔ الٓمٓ کے حرف الف۔ لام اور میم کا عمل اگر ہم کریں تو ۵ منٹ میں آسمان اور زمین توڑ سکتے ہیں۔ اور بنا سکتے ہیں۔ میں نے کہا کہ خدا نے تو چھ دن میں بنایا ہے اور آپکے الف۔ لام۔ میم کا اس قدر عمل ہے۔ کہ صرف ۵ منٹ میں توڑ بھی سکتے ہیں۔ اور بنا بھی سکتے ہیں۔ تو اس حرف الف۔ لام میم کے عمل سے حضرت مرزا صاحب کے اس معجزہ کو توڑ کر دکھائیں۔ اور اعجاز المسیح کی تفسیر کے مقابل میں تفسیر بنا لائیں۔ اس وقت میں مان لونگا کہ آپ سچے اور عمل کے پکے ہیں۔ اگر آپ الف لام میم کے عمل سے حضرت مرزا صاحب کے اس معجزہ کو نہ توڑ سکے تو اب آپ کو اقرار کرنا پڑیگا۔ کہ حضرت مرزا صاحب کا یہ معجزہ زمین اور آسمان کی بناوٹ سے بھی زیادہ مضبوط۔ زیادہ بلند اور عظیم الشان ہے۔ الف۔ لام۔ میم کے عمل سے بقول آپ کے آسمان و زمین کا نظام درہم برہم ہوجائے تو ہوجائے لیکن حضرت مرزا صاحب کا یہ معجزہ نہیں ٹوٹ سکتا ہے آسمان کو توڑنے کے لئے آپ کے عمل کا ہاتھ پہنچ جائے تو پہنچ جائے لیکن اس بلند معجزہ کے کسی حصہ تک آپ کے اور نہ کسی اور کے عمل کا ہاتھ پہنچ سکتا ہے۔ ہمالہ کی بلند چوٹی زمین کے برابر ہوسکتی ہے۔ لیکن حضرت مرزا صاحب کے اس علمی معجزہ کو کوئی نہیں ہلا سکتا ہے۔

عامل صاحب کہنے لگے کہ یہ تو علمی بات ہے میں نے کہا کہ علمی بات نہیں۔ بلکہ علمی معجزہ ہے۔ دنیا کے لوگ علماء خود مقابلہ کرنے سے عاجز ہیں اور آپ جیسا قرآنی عامل اور حرف الف لام میم کے عمل سے آسمان و زمین کو توڑنے اور بنانے والا بھی عاجز ہے۔

اچھا آیئے اب آپ کو ایک اور معجزہ جو زار روس کے متعلق ابھی ابھی پورا ہوا ہے دکھا دیں یہ پیشگوئی اس وقت کی گئی تھی۔ جبکہ زار کے متعلق اس قسم کا وہم بھی نہیں ہو سکتا تھا۔ پھر میں نے سارے حالات سنائے۔

عامل صاحب یہاں بھی کہنے لگے کہ یہ معجزہ نہیں ہم ۵ منٹ میں بیٹھے بیٹھے لندن کی خبر منگوا سکتے ہیں۔

اس وقت ہمارے پاس اسکول کا ایک غیر احمدی اسٹوڈنٹ بھی بیٹھا ہوا تھا اس نے عامل صاحب سے کہا کہ آپ اس قسم کی باتیں بنا کر احمدیوں کو معقول نہیں کر سکتے ہیں۔ آپکی باتوں سے نہ صرف مرزا صاحب پر بلکہ تمام انبیا پر زد پڑتی ہے۔ اچھا ہم آپ کے عمل کے اس وقت قائل ہو جائیں گے جب آپ یہ بتائیں کہ ہمارے مکان میں بکس کے اندر میرے کتنے نوٹ ہیں۔ اگر وہ نوٹ آپ منگوا دیں تو میں سارے کا سارا آپ کے حوالہ کر دوں گا۔ عامل صاحب جب سب طرح عاجز ہوگئے۔ تو اس اسٹوڈنٹ پر بہت ناراض ہوئے۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد چلے گئے۔ سنا ہے۔ کہ پھر آئے۔ لیکن اس وقت اتفاق سے میں مکان میں موجود نہیں تھا۔

## میڈیکل کالج کے طلبا کو تبلیغ

میڈیکل کالج کے دو اسٹوڈنٹ ایک ہندو اور ایک عیسائی سے ملاقات ہوئی۔

ہندو اسٹوڈنٹ سے گوشت خوری کے مضمون پر دیر تک گفتگو رہی آخر میں مجبور ہوکر اس نے کہا کہ گوشت کھانے والے لوگوں میں سے کوئی بڑا روحانی آدمی نہیں ہوا ہے۔ جتنے بڑے بڑے مہاتما اور بزرگ گذرے ہیں۔ وہ سب گوشت نہ کھانے والے اور سبزی استعمال کرنے والے لوگ تھے۔ بلکہ عیسیٰ۔ موسیٰ۔ محمد (علیہم السلام) جیسے مہاتماؤں نے بھی گوشت نہیں کھایا تھا میں نے کہا کہ یہ آپ کا صرف ایک دعویٰ ہے جس کا ثبوت آپ کے پاس کچھ نہیں۔ یہ زمانہ ماضی کی باتیں ہیں۔ اگر میں یہ کہوں کہ ہندوستان میں جتنے مہاتما اور بڑے بڑے اوتار اور رشی گذرے ہیں۔ ہر ایک نے گوشت کھایا اور اسی گوشت کے بل پر بڑے بڑے روحانی کام کئے۔ بلکہ راون اور کنبھ کرن کو شکست دینے والے اور کوروں کو ان کو فتح کرنے والے بھی گوشت خور ہی تھے۔

اور اگر میں تاریخ سے ثابت بھی کر دوں۔ تو ممکن ہے۔ کہ آپ نہ مانیں۔ اس لئے کیوں نہ ہم موجودہ زمانہ میں ہی دیکھ لیں۔ کہ روحانی طاقت کے اعتبار سے بھی آج دنیا میں کون شخص یا کون سی قوم بڑھی ہوئی ہے۔ جسمانی طاقت کے اعتبار سے تو ظاہر ہے کہ آج کون قوم طاقتور ہے گوشت کھانے والی یا سبزی استعمال کرنے والی یہ بات بالکل ظاہر ہے۔ اس کے کہنے کی بالکل ضرورت نہیں۔ رہگئی روحانی طاقت اس طاقت کا انتہائی مقام یا اعلیٰ معیار اگر کوئی ہے تو ایشور کا اوتار ہو جاتا ہے۔ اس سے بڑھ کر روحانی طاقت کا کوئی اعلیٰ مقام نہیں ہے۔ پس دیکھتے ہیں تو صرف سبزی کھانے والی قوم میں سے اس اعلیٰ مقام پر پہنچنے والا کوئی بھی نہیں۔ بلکہ جو ہے وہ اسی قوم سے ہے جو کہ قرآن کے بتلائے ہوئے اصول کے ماتحت گوشت کھانے والا ہے۔ اور وہ اس مبارک اوتار کا نام نامی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود ہے۔ جس نے دنیا کے لوگوں کو بڑے بڑے روحانی کارنامے دکھائے چیلنج دئے مقابلہ پر بلایا۔ جو مقابلہ پر آیا اس نے شکست پائی اور ہلاک ہوا۔ مسیح موعود کا نام سنکر اس عیسائی اسٹوڈنٹ نے کہا کہ یہ مسیح کس طرح ہو سکتے ہیں مسیح تو زندہ آسمان پر ہیں۔ پھر میں نے اس عیسائی اسٹوڈنٹ کو مسیح کی وفات اور اس کی آمد ثانی کے حالات سنائے۔

## ملا سید یٰسین صاحب کی ملاقات

ہمارے لیکچر میں ایک روز یہ ملا صاحب بھی تشریف لائے تھے بہت اچھا اثر لے کر گئے۔ دوسرے روز پھر ملنے کے لئے آئے۔ ملا صاحب پونہ ستارہ کے رہنے والے ہیں ہماری تبلیغ کا اثر بفضلہ تعالیٰ بہت اچھا اثر ہوا کہنے لگے کہ آپ پونہ ستارہ آئیں۔ ہم وہاں کے لیکچر کا انتظام کریں گے۔ جو کوئی وہاں جاتا ہے۔ میرے انتظام سے وعظ و لیکچر ہوتا ہے۔

ام بی وارشو صاحب سے برابر ملا کرتا ہوں۔ کل اتوار کے لیکچر کے وقت بھی وہ آئے تھے۔ ان کے مشورہ سے کل ایک فوٹو احمدیہ مشن کا لیا گیا۔

وارشو صاحب نے مصمم ارادہ کر لیا ہے۔ کہ جلد قادیان جائیں۔

## بمبئی میں کولمبو کے احمدی

کولمبو۔ سیلون سے ایک احمدی بھائی کسی تجارتی ضرورت کے لئے بمبئی آئے تھے۔ وہ اردو مطلق نہیں بول سکتے تھے۔ مجھ کو ان کی ملاقات ہوئی۔ وہ قادیان بھی جانے والے تھے۔ مگر وقت نہیں رہا۔ یہاں سے واپس گئے سیلون کے اخبار مینرج کے لئے وہاں کے ایک احمدی بھائی نے مجھ کو لکھا تھا۔ میں نے کچھ خریداروں کے نام ان کو بھیجدیے ہیں۔

## بمبئی کے خوجہ اور مسئلہ امامت

خوجہ قوم میں بھی آجکل بہت ہلچل پیدا ہوگئی ہے۔ پرسوں بھی چار پانچ معزز خوجے آئے تھے۔ آٹھ بجے رات تک ان کے ساتھ گفتگو رہی۔ براہین احمدیہ وغیرہ چند کتابیں بھی خرید کر لے گئے ہیں۔ آج بعد نماز مغرب ان کے ساتھ مباحثہ ہونے والا ہے۔ وہ وعدہ کر گئے ہیں کہ منگل کو بھی آج بعد نماز مغرب مسئلہ امامت پر مباحثہ کرنے کے لئے آئیں گے۔ اور اپنے ساتھ اور بھی چیدہ چیدہ معزز خوجوں کو لائیں گے۔ خدا چاہے تو آج مسئلہ امامت پر ان سے ساتھ مباحثہ ہوگا۔

خلیل احمد۔ از بمبئی
۲۸ جنوری ۱۹۱۹ء

# خطبہ جمعہ

## از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ

فرمودہ ۲۱۔ فروری ۱۹۱۹ء بمقام لاہور

حضور نے سورہ فاتحہ پڑھ کر فرمایا۔ چونکہ چند دن سے متواتر بولنے۔ اور کئی اصحاب سے گفتگو کرنے کی وجہ سے حلق میں کسی قدر تکلیف ہو گئی ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ عورتوں تک آواز کا پہنچنا مشکل ہوگا۔ اس لئے ارادہ ہے۔ کہ مختصر وعظ کے بعد نماز پڑھا دوں۔ اور اس کے بعد حافظ روشن علی صاحب وعظ کریں گے۔

اسلام نے جہاں ہم پر بہت سے احسان کئے ہیں۔ اور اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور قرب حاصل ہو سکتا ہے۔ اس کے ذریعہ اللہ کے احسانوں اور فضلوں کو جذب کیا جا سکتا ہے۔ وہاں ہمارے لئے کچھ ذمہ داریاں اور فرائض بھی مقرر کئے گئے ہیں اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ اسلام سے پہلے کے جس قدر مذاہب ہیں۔ ان میں کوئی مذہب اسلام کے برابر خوبیاں نہیں رکھتا۔ اور کسی مذہب کے پیرؤوں پر ایسے احسانات کرنے کے وعدے نہیں ہیں جیسے اسلام کے پیرؤوں پر۔ لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں۔ کہ جس قدر ذمہ واریاں مسلمانوں کی قرار دیگئی ہیں دوسروں کی نہیں۔ یہ ٹھیک ہے۔ کہ پہلے لوگوں کو ذرا ذرا سی باتوں کا ذمہ دار قرار دیا گیا تھا۔ مثلاً فلاں قسم کے برتن ہوں۔ فلاں قسم کا لباس ہو۔ لیکن جس طرح اسلام میں ہر ایک بات ایک انتظام اور قاعدہ کے ماتحت اور خدا تعالیٰ کے لئے تیار رہنے کا سبق دیا گیا ہے۔ اور کسی مذہب میں نہیں۔ کوئی مذہب ایسا نہیں ہے۔ جس نے اس طرح انتظام کے ساتھ عبادت کرنیکا حکم دیا ہو۔ جس طرح مسلمانوں میں پانچ وقت نماز ہے۔ پھر کوئی مذہب نہیں۔ جس میں اسلام کی طرح ہفتہ میں ایک دن ایسا مقرر ہو۔ جس میں

اسلام کی طرح ہفتہ میں ایک دن ایسا مقرر ہو جس میں جمع ہونے کے لئے خاص ہدایت ہو۔ اسی طرح یہی سلسلہ حج تک پہنچتا ہے۔

اور ایک مومن کے لئے اپنی زندگی میں بہت سا وقت عبادت میں خرچ ہوتا ہے لیکن اس تفصیل اور انتظام کے ساتھ کسی اور مذہب میں عبادت کے احکام نہیں۔ نہ روزے کے۔ نہ حج کے اور نہ زکوٰۃ کے صرف اسلام ہی ہے جس نے اس قسم کی پابندیاں اپنے پیروؤں پر عائد کی ہیں۔ اس تفصیل کے ساتھ پہلی کتابوں میں ذکر نہیں ہے۔ اور وہ باریک اخلاقی باتیں جنہیں اس وقت سمجھنے کے لئے انسان تیار نہ تھے۔ بیان نہیں کیا گیا۔ بلکہ موٹی موٹی باتیں بتا دی گئیں۔ مثلاً اگر ایک وقت ایک نبی نے آکر یہ کہا کہ سختی کا مقابلہ سختی سے کرو۔ تو دوسرے وقت دوسرے نبی نے اسی قوم کو کہا کہ سختی کا مقابلہ نرمی کر کرو۔ مگر اس کے مقابلہ میں مسلمانوں کو دیکھو ان پر کس قدر ذمہ داری ڈالی گئی ہے کہ جہاں سختی کے مقابلہ میں سختی کا موقعہ ہو۔ وہاں سختی کرو اور جہاں نرمی کا موقعہ ہو وہاں نرمی کرو۔ گویا ہر ایک مومن کا فرض ہے کہ وہ خود سوچے اور خود فیصلہ کرے۔ کہ اس موقعہ پر مجھے کیا کرنا چاہئے۔ آیا سختی کا جواب سختی سے دینا چاہئے۔ یا نرمی سے۔ اور جیسا مناسب موقعہ ہو جواب دے۔ تو جہاں مسلمانوں پر پہلی قوموں کے مقابلہ میں انعام کی ترقی ہوتی ہے۔ وہاں ذمہ داریاں بھی بڑھ گئی ہیں۔ اس لئے مومن کا فرض ہے کہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھے۔ اور کسی قسم کا دھوکہ نہ کھائے کیونکہ اگر اسے یہ بتایا گیا ہے۔ کہ صراط الذین انعمت علیہم میں سے بنے۔ دوسری طرف اسے یہ بھی کہدیا گیا ہے کہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین میں سے نہ بنے اور خیر امم ہوتے ہوئے شر امم نہ ہو جائے مگر بہت لوگ ہوتے ہیں۔ جو اس بات کو نہیں سمجھتے اس کے لئے خاص کوشش کرنا چاہئے۔ اور اس کے ساتھ دعاؤں میں مشغول رہنا چاہئے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی مدد کے بغیر کبھی انسان کامیاب نہیں ہو سکتا

# غیر ممالک کی برقی خبریں

**دار العوام میں وزراء کے دوبارہ انتخاب کا مسودہ** لندن ۱۹۔ فروری دار العوام میں کمیٹی کے مباحثہ کے وقت گورنمنٹ نے وزرا کے دوبارہ انتخاب کے مسودہ کی ترمیم منظور کی عام انتخاب کے دوبارہ انتخاب کی میعاد نو ماہ تک کر دیگئی۔

**۱۹۱۸ء میں فرانس کے اخراجات** لنڈن ۱۹۔ فروری پیرس کا ایک تار مظہر ہے کہ وزیر مال کلائز نے بجٹ کمیٹی میں بیان کیا کہ ۱۹۱۸ء میں فرانس کے سول اور جنگی اخراجات کی مجموعی تعداد ۵۰ ہزار ملین فرانکس ہے۔ لیکن ساتھ ہی پبلک قرضوں میں بہت زیادہ افزائش ہوئی۔ گورنمنٹ کی مالی پالیسی یہ ہے کہ دشمن سے پورے قرضہ کی ادائیگی کا مطالبہ کیا جائیگا۔ اور اس کی ضمانت بھی لے جائیگی لیگ اقوام میں مالی صیغہ کے قائم کرنے کے مسئلہ پر بھی غور کیا گیا۔

**ایک جرمن شہزادہ کی گرفتاری** کوپن ہیگن ۲۰ فروری ہیزنگ سے آیا ہوا ایک تار مظہر ہے کہ شہزادہ جوخم آف پروشیا فرزند قیصر کو بعض سازشوں کے سلسلہ میں گرفتار کیا ہوا ہے۔

**ہڑتال کا خاتمہ** کوپن ہیگن ۲۰۔ فروری برلن کا ایک تار مظہر ہے۔ کہ گوداموں کے کام کرنے والوں نے سمجھوتہ کر لیا ہے۔ اور ہڑتال ختم ہو گئی ہے۔

**مسٹر لائیڈ جارج کی طلبی**۔ لنڈن ۲۰ فروری۔ مسٹر لائیڈ جارج پیرس سے بہت تاکید کے ساتھ بلائے گئے ہیں۔ اور وہ ناٹینیز کانفرنس میں تقریر کرنے کے بعد فوراً روانہ ہو جائیں گے۔

**موسیو کلیمنشو** وزیر اعظم فرانس پر قاتلانہ حملہ کیا گیا مگر انکی جان بچ

# ہندوستان کی خبریں

**میموریل بحضور وائسرائے**۔ ڈاکخانجات کے کلرکوں اور سب پوسٹ ماسٹروں نے ایک میموریل وائسرائے ہند بالقابہ کے حضور میں اس مضمون کا بھیجا ہے۔ کہ ان کی سٹارٹنگ پے ۵۰ ہونی چاہئے۔ جس کی ترقی کی رفتار ایسی ہو کہ ایک سو تیس روپے تک ۲۰ برس کے اندر پہنچ جائے۔ ہوس رینٹ ۳۰ فیصدی بھی ملنا چاہئے۔ ۸ گھنٹہ سے زیادہ کام نہ لیا جائے۔ اور ڈیوٹی کے اوقات مسلسل ہوں۔ گزیٹڈ اور لوکل ہولیڈیز سے فائدہ اٹھانے کا موقعہ دیا جائے۔ اور توسیع میعاد ملازمت اور ری ایمپلائے کرنے کا سسٹم اڑا دیا جائے۔ پوسٹمینوں کو کلریکل لائن میں نہ لیا جائے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ ہز اکسلنسی اس میموریل پر نظر عطوفت فرمائیں گے۔ اور مناسب حقوق دلائیں گے۔

**انتخاب روزگار**۔ اس نام کا ایک اخبار عنقریب گوجرانوالہ سے شائع ہوگا۔

**یوروپین کمپارٹمنٹ ریلوے میں سفر کرنے پر مقدمہ** پنڈت پیارے لال بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی۔ پلیڈر لاہور پر اس جرم میں مقدمہ چلایا گیا ہے۔ کہ وہ ریلوے ٹرین کے اس درجہ میں جو یورپین مسافروں کے لئے مخصوص تھا سفر کر رہے تھے۔ اور اہلکاران ریلوے کے کہنے سے انہوں نے اس درجہ کو نہیں چھوڑا۔ حتیٰ کہ پولیس نے زبردستی ان سے درجہ خالی کرایا۔ ۲۲۔ فروری کو فیروزپور کے مجسٹریٹ کی عدالت میں اس مقدمہ کی سماعت ہوگی۔

**ہز اکسلنسی وائسرائے کا دورہ** حال میں طے پایا ہے۔ کہ ہز اکسلنسی وائسرائے مارچ کے تیسرے ہفتہ میں دہلی سے بڑودہ۔ حیدر آباد اور اودے پور وغیرہ کا دورہ کرنے کی غرض سے روانہ ہونگے اور واپسی میں اپریل کے چوتھے ہفتہ شملہ تشریف لے جائیں گے۔

## اشتہارات

### اشد ضرورت ہے

(۱) احمدیہ پرائمری مدارس کے لئے انٹرنس پاس۔ یا اردو مڈل پاس مدرسین کی ضرورت ہے۔
(۲) احمدیہ گرل اسکول لائل پور کے لئے ایک معمر خواندہ مدرسہ کی ضرورت ہے۔ یا اگر استانی ملجائے۔ تو اچھا ہو
(۳) دفتر کے لئے ایک ہوشیار انٹرنس تک تعلیم یافتہ کلرک کی ضرورت ہے۔ (۴) مدارس احمدیہ کے معائنہ کے لئے ایک انسپکٹر کی ضرورت ہے۔ جو بی۔ اے۔ وی ہو۔ یا ایس وی ہو۔ انٹرنس پاس تجربہ کار مستاد ہو تنخواہ کے علاوہ سفر خرچ۔ روزانہ الاونس بھی دیا جائیگا۔ تمام درخواستیں ۱۰۔ مارچ تک دفتر ناظر تعلیم و تربیت قادیان آنی چاہئیں۔



### مجرب دوائیں طلب فرمائیں ۴/

(۱) شربت فولاد فی بوتل کلاں سے طاقت اور خون صالح پیدا کرتا ہے۔ قوت ہاضمہ کو قوی کرتا ہے
(۲) شربت دافع قبض فی بوتل کلاں سے دافع قبض معمولی اجابت روزانہ ہوتی ہے اور کسی قسم کا ضعف نہیں ہوتا پرہیز کچھ نہیں۔
(۳) چٹنی فی سیر ایک روپیہ۔ خوش ذائقہ اشتہا کو زیادہ کرتی ہے
(۴) گولیاں بخاری درجن ۴ اس یہ گولیاں ہر قسم کے بخار کو دافع اور مصفی خون۔ قبض نہیں ہونے دیتیں۔
(۵) گولیاں دافع قبض ہر قسم کے قبض کو نفع کرتی ہیں جن صاحب کو جس قسم کی دوا کی ضرورت ہوگی ان کے طلب کرنے پر روانہ کیجا سکتی ہے۔

**حضرت خلیفۃ المسیح** ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے حکیم نور احمد صاحب ساکنہ اکولہ برار کے تیار کردہ شربت فولاد اور چٹنی کا استعمال فرمایا۔ اور ہر دو ادویات کو مفید پایا۔ حضرت سفارش فرماتے ہیں کہ حکیم صاحب کی ادویات ضرورت مند دوست استعمال فرما دیں۔ علاوہ مذکورہ بالا ادویہ کے حکیم صاحب اور ادویہ بھی تیار کرتے ہیں جن کی تفصیل حکیم صاحب موصوف سے مفصل ذیل پتہ پر معلوم ہوسکتی ہے۔

**حکیم نور احمد صاحب اینڈ کو اکولہ۔ برار**

### حب اکسیر جنین ۴/

یہ گولیاں مولنا نورالدین صاحب شاہی حکیم کی مجرب المجرب ہیں۔ جو گھر اسقاط حمل یعنی اٹھرا کی بیماری کی وجہ سے ویران تھے۔ جن کی اولاد پیدا ہوتے ہی داغ مفارقت دیکر دل کو پاش پاش کردیتی تھی یا قبل از وقت حمل ضائع ہوجایا کرتے تھے۔ یا جن کے بچے پیدا ہونے کے بعد کچھ دن زندہ رہکر فوت ہوجایا کرتے تھے اور والدین کے کلیجے صدمے سہتے سہتے ناامید و مایوس ہوچکے تھے اب وہ سب گھر ان گولیوں کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ بھرے ہوئے ہیں۔ قیمت فی تولہ عہ نظام جان۔ عبدالرحمن کاغانی۔ قادیان ضلع گورداسپور

### ٹکے اونٹ ۴/

کبھی مہنگا اگر پیسہ پلے نہ ہو۔ اور اگر پیسہ بھی ہو اور چیز کی ضرورت بھی مگر چیز نایاب۔ تو دو گنے چوگنے داموں بھی سستی ہی سمجھی جاتی ہیں

| | |
|---|---|
| حقیقۃ الوحی مجلد | عـہ |
| ازالہ اوہام ہر دو حصہ مجلد | ملع ولکھر |
| آئینہ کمالات مجلد | صر |
| تریاق القلوب مجلد | سے |
| تحفہ گولڑویہ پہلا اڈیشن مجلد | سے |

"عجب ارزاں خریدم" سمجھتے ہوئے فوراً طلب فرمالیں کیونکہ فی الحال صرف ایک ایک نسخہ قابل فروخت ہے۔
سلسلہ عالیہ کی دیگر کتب موجودہ بھی اس پتے سے مل سکتی ہیں۔
نوٹ طلب وی پی پر نسبتی منی آرڈر کو ترجیح دیجائیگی۔

ملنے کا پتہ

**احمد حسین فریدآبادی تاجر کتب قادیان**

### ضرورت ہے ۴/

ایسے احمدی احباب کی جو چاقو قینچی۔ انگریزی طرز کے استرے بہت عمدہ بنا سکتے ہوں۔ اگر اس کے سوا پیتل کی ڈھلائی کا کام مثلاً چکنی وغیرہ جانتے ہوں تو بہت بہتر ہے۔ جو صاحب ایسے کام کے کرنے والے ہوں اس پتہ پر فوراً خط و کتابت کریں۔ کہ وہ کن شرائط پر آسکتے ہیں۔
پتہ ایم فیض احمد اینڈ سنز کشمیر سٹیٹ ورک جموں کشمیر

### آنکھیں بڑی نعمت ہیں ۵/۱۲

ان کی قدر کرو۔ اگر ان کے متعلق کوئی شکایت ہے تو اس کے علاج میں کوئی سستی نہ کرو۔ خاکسار کو امراض چشم کے معالجہ کا بفضل خدا اچھا تجربہ ہے مرض کی تشخیص کیلئے پہلے معائنہ کرنا ضروری ہے۔ اس کے بعد مناسب دوا دیجاتی ہے اور آنکھیں بیائی بھی جاتی ہیں۔ ناخونہ۔ موتیابند۔ پڑوال۔ پھولا۔ جالا۔ ککرے۔ ضعف بصارت خارش چشم وغیرہ امراض میں سے تشخیص شدہ شکایات کے لئے خاکسار کی مفصلہ ذیل ادویہ بفضل خدا نہایت مفید و موثر ہیں۔ جو بذریعہ وی پی بھیجی جاتی ہیں۔ دیگر امور ضروری بذریعہ خط و کتابت طے فرمائیں۔ ککروں کا سرمہ فی تولہ عہ۔ گولی دافع ضعف بصر فی تولہ عہ۔ خارش چشم کا انجن فی تولہ عہ۔ سرمہ زنگاری از مولوی نورالدین صاحب طبیب شاہی فی تولہ عہ۔ سرمہ مروارید ی فی تولہ عـہ

ملنے کا پتہ

**حکیم محمد اسمعیل (گرڈیالکا) قادیان ضلع گورداسپور**

### حق الیقین

یہ وہ کتاب ہے جس کے مؤلف مولنا حکیم محمد عبداللہ صاحب بسمل قادیان ہیں۔ جناب موصوف نے اس کتاب میں آیت خاتم النبیین کے لفظ لفظ پر تحقیق کے دریا بہا دیئے ہیں۔ اور اس جامعیت اور وسعت کے ساتھ اس نکتہ آرا مسئلہ پر خامہ فرسائی کی ہے کہ کوئی پہلو تشنہ تحقیق باقی نہیں چھوڑا۔ قیمت عہ۔ مولنا موصوف کے پتہ سے مل سکتی ہے۔

**الفضل** ایک ایسی جماعت کا آرگن ہے۔ جو خدا کے فضل سے تعلیم یافتہ ہے۔ اور جس میں ہر طبقے کے آدمی پائے جاتے ہیں۔ اور مذہبی اخبار ہونے کی وجہ سے ہر شخص اس کا فائل محفوظ رکھتا ہے اس لئے اس میں اشتہار دینے میں تاجروں کو بہت فائدہ ہے۔ نرخنامہ طلب کرکے دیکھئے۔ مینجر۔

باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر مالکان کیلئے شائع ہوا۔